رئیس والی رامپور سکندر مہر و ماہ زرد
سپہر بزم آرائش بستر کر سپاہ گری

گشت نظم مع بر خبر نظم دخشق زبان
شہر بشہر دور گرد عجب جلال قیصری

دال بر این دقائق است سر نگشتہ ذکی
سطوت شاہ نمود دبدبۂ سکندری

دبدبۂ سکندری

[illegible]

[illegible]

بفیض روحانی حضرت جناب شاہ محمد فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

اشتہار ضوابط خاص

(۱) یہ اخبار ... وطن و مسکان و تفصیل حضرت شاہ ... صاحب صابری دام ... دو شنبہ کو ... سال سے ریاست ... سے شائع ہوتا ہے جس میں ... روزانہ ... خبریں ... اور ... جیسے ما بین رعایا و گورنمنٹ خوشگوار تعلقات پیدا ہوں پھر انگریزی اخبارات کے ... ترجمے اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں (۲) قیمت اس کی درجات پر منقسم ہے (ا) جلیل القدر والیان ریاست و ... جو اپنی قدردانی سے جو عطا فرمائیں (ب) امرائے ملک کو سالانہ پیشگی ... اور ... (ج) قدردان ... سے سالانہ پیشگی ... اور مابعد ... (د) حضرات ... کرام و فقرائے ... و کم استطاعت طلبا کو خاص رعایت ... (۳) یہ اخبار ... خاص صورتوں میں بلا قیمت خریداری ... و مشاہیر ... نام بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے ... خریداری منظور ہو ... خریدار متصور ہونگے درصورت ... عدم ... اخبار کی اطلاع دیں (۴) تمام خط و کتابت ... بنام ... محمد فضل حسن صاحب صابری اڈیٹر ... ہونی چاہئے۔ (۵) جو صاحب اخبار نہ خریدنا چاہیں ... واپس فرما دیں ورنہ خریدار متصور ہونگے ...

اخبار ... ہوگی (۲) ہر قسم کے تجارتی اشتہارات بجائیکہ ان میں کوئی قانونی قباحت موجود نہ ہو درج اخبار ہو سکتے ہیں یا اخبار کی اشاعت کے ساتھ مشتہر ہو سکتے ہیں۔ مطالب خاص کی اجرت فی سطر ۲ آنہ اور تجارتی کیلئے ... آنہ فی سطر لیا جائیگا۔ بطور ضمیمہ شائع ہونے والے اشتہارات کیلئے ۸ آنہ فیصدی ... اشتہارات دینا ہونگے مزید علم کیلئے خط و کتابت محض تضییع اوقات ہوگا۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنا چاہئے۔ (۷) نمونہ اخبار کیلئے ... آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

رعایتی شرح اجرت طبع اشتہارات

مدت طبع	۲ کالم	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	[illegible]
سالانہ	۵	۵ع	۱۲	صہ ۸	[illegible]
ششماہی	عسہ	عہ	صہ	۷ سہ	[illegible]
سہ ماہی	۵عہ	۱۲	۸ ۸	۸ ۸	[illegible]
دو ماہ	۵عہ	۸ ۸	۸ ۸	۸ ۸	[illegible]
ایکماہ	عسہ	ضہ	۸ ۸	۸ ۸	[illegible]

(۱) پہلے نرخنامہ سے ... اہل معاملہ کی ... رسانی کی غرض ... میں ... کمی کر دی ہے اب اس شرح میں ایک ... کم ... ہوگی (۲) اجرت کل پیشگی ... (۳) ایکماہ سے کم مدت کا اشتہار ... (۴) مفصل ... فی ... اشتہار ... کے مطابق ... اشتہار ... ریاست ...

[illegible]

ہوالخبیر — حق گوئی — ۱۰۰

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ

۱۹ رجب سنہ ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۵ فروری سنہ ۱۹۲۴ عیسوی

نصیحت بخش ارشادات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس حضرت سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی مشکل آسان کر دی اور اسکا مددگار ہوا اللہ عزوجل اسکے عوض میں قیامت کے دن اس کی مشکل آسان فرما دیگا۔

یہ ہے مسلم شریف کی صحیح حدیث بیان کی جو ثابت کرتی ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کے کام آنا جو مسلمان اپنے واسطے اللہ تعالی کی حشر میں دستگیری کی بشارت حاصل کرتا ہے یا وہ اپنے مسلمان بھائی کی مشکل حل نہیں کرتا بلکہ اسکے مصائب دور کرتے ہو کہ حضرت رب العزت تبارک و تعالی نے ایسے دن جسکی درازی پچاس ہزار برس کی ہے جو تنگی کا دن ہے عہد لیتا ہو۔ قیامت کا دن ایسا دن ہو کہ اس دن اعزا اقربا بیوی اور سسرال والے تمام دوسرے رشتہ ناتے والے اجنبی بن جائینگے۔ اور کوئی کسی کا روادار نہ ہوگا حتی کہ والدین کہینگے کہ ہمنے تو شادی ہی نہیں کی دنیا میں بن بیاہے رہے پھر اولاد ہوتی تو کہاں سے ہوتی۔ روز محشر حضرت پروردگار عالم کے رحم و کرم اور مدد کا دن ہے۔ وہی کرم فرمائے تو بیڑا پار ہے وہی جسکی مدد فرمائے وہی رستگار ہے۔ پس جو اس عالم میں اپنے دینی بھائی کی مشکل آسان اور اعانت کریگا عقبی میں ارحم الراحمین اسکا مددگار ہوگا۔ لہذا ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ جہانتک کہ جہانتک ہماری وسعت و طاقت ہو مسلمانوں کو مشکلات آسان کرنے اور انکی کاربرآری میں مصروف رہیں کہ نفسی نفسی کے دن حضور شافع امت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں اور مولی عزوجل ہمارا معین ہو جائے جس سے ہمارے سارے کام بن جائیں۔

نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس پر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا۔ اس سے معاف کرا لینا اسے لازم ہے کہ آج ہی اس سے معاف کرا لے قبل اس سے کہ وہ دن آئے جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی اور نہ روپیہ ہوگا اگر اس کے کچھ نیک عمل ہونگے تو بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا دیے جائینگے اور اگر اسکے پاس نیک عمل نہ ہونگے تو مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیے جائینگے پھر وہ ان گناہوں کی گٹھڑی لادے ہوئے دوزخ میں داخل ہوگا۔

جاننا چاہیے کہ حق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلا حق اللہ عزوجل کا۔ جن کا اللہ تعالی نے حکم دیا ادا کرنا اور نہ کرنا جیسے سو وہ اکبر جو عزت و آبرو بخشے۔ تمہ حقیقی علام غیوب۔ رزق دینے سے پالنے والا مہربان ہو روزی دے۔ قوت کھانے کو دے کہ فرض کا حکم دیا جائے۔ دنیا کے حالات کو دیکھو بغیر محنت کے مزدوری نہیں ملتی۔ وہ عالم عقدہ برائی اور مشکل کشائی فرماتا ہے۔ اسکا گناہ کر کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ حقیقی مالک الملک آفریدگار ہژدہ ہزار عالم بڑا ہی رحیم و کریم ہے۔ بندہ کو گناہ کرتے دیکھتا ہے۔ اور چشم پوشی کرتا ہے برابر عاجزین جو صدق دل سے توبہ کر لیوے کی توبہ قبول فرماتا ہو اسکی رحمت سے ہمیں امید ہو کہ وہ پاک ذات اپنے فضل و کرم اور شان کریمانی سے ہمارے گناہ معاف فرمادیگا۔

دوسری قسم کے حقوق بندوں کے ہیں۔ انکو حقوق العباد بھی کہتے ہیں۔ یہ حق جسکے ذمہ ہوں دنیا کی محبت شیطان کے فریب نفس امارہ کی شرارت سے وقوع میں آئے ہوں۔ وہ بغیر اس شخص کے معاف کئے جس کا حق مارا ہے جسکے ساتھ دغابازی کی ہے جسکا مال چرایا ہو جسکو بدنی اور مالی ایذا پہنچائی ہے۔ ہرگز ہرگز معاف نہیں ہو سکتے ہیں۔ ہم کو لازم ہے کہ جسکا حق غصب کیا ہو ناجائز طریقے سے۔ خلاف شرع مال مارا ہو یا ایذا پہنچائی ہے۔ اسے جس طرح ممکن ہو ہاتھ پیر جوڑ کر منت و عاجزی سے کام لیکر۔ مال واپس کرکے روپیہ پیسہ دیکر معاف کرالیں جیتے جی جس ترکیب سے بن سکے اپنے مدعیوں کو راضی اور خوشنود کر لیں ممکن ہے کہ وہ اللہ کے واسطے معاف کر دینگے۔

حقوق العباد معاف کرانے کے واسطے زندگی کے ایام بہت غنیمت ہیں مرنے کے بعد کچھ بھی ممکن نہیں کہ تمام مال و منال یہیں پڑا رہجائیگا۔ دو گز زمین ملیگی اور پانچ سات گز کفن ساتھ جائیگا وہ بھی چند روز میں خاک ہو جائیگا۔ قیامت کے میدان میں بالکل تہی دستی ہوگی البتہ اچھے یا برے اعمال تمہارے پاس ہونگے۔ حق والے اپنا حق لینگے۔ تمہاری نیکیاں بشرطیکہ مقبول بارگاہ ایزد متعال ہوئی ہوں ان کو دلائی جائینگی۔ نیکیاں ختم ہو جانے کے بعد اگر کسی کا حق پورا

تو اسکی دیدہ دلیری سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا اعمال نامے میں لکھدینگے۔ ایسی حالت میں دوزخ کے عذاب سے بچنے کی کونسی صورت ہوگی ہمیں خدا کے واسطے جلدی کرو حق رہ من کا حق ہو تو وہ ادا کر دو اور معاف کرالو کے اسکے سبب سے جنت میں پہنچ جاؤ۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تین چیزیں نہیں حاصل ہوتیں تین چیزوں سے (۱) دولت آرزو سے (۲) جوانی خضاب سے (۳) صحت دواؤں سے

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں عزت مال سے ہوتی ہے اور آخرت میں عزت اعمال صالحہ سے دنیا کی عزت فانی اور آخرت کی عزت باقی رہنے والی ہے اسی سے اندازہ کر لیا جائے کہ کس کی اور کونسی عزت اچھی اور پائدار ہے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی نصیحت ہے کہ نیکی اور دل سے عمل کرنے کے لائق ہے کہ غم کھانا دنیا کا دل کی تاریکی اور آخرت کا غم کھانا دل کی روشنی ہے

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جسکو جنت کی خواہش ہو وہ خیرات کرے اور عبادت و تار ہے۔ دوزخ کے عذاب سے بچا وہ ترک شہوات کی شکل میں پوشیدہ ہے موت کا خوف ناجائز لذات کا لطف اٹھانے سے بچاتا ہے دنیا کے مصائب اسکی حقیقت جاننے سے کم ہو جاتی ہے کہ دنیا خود چند روزہ ہے۔ اسکے مصائب بھی مستقل نہیں۔ آخر گذر ہی جائینگے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نجات تین امور سے حاصل ہوتی ہے (۱) ظاہر اور باطن میں اللہ سے ڈرنا۔ خوشی اور غصہ میں انصاف کرنا۔ امیری اور محتاجی میں میانہ روی اختیار کرنا۔ آپ ہی کا مقولہ ہے کہ اسی طرح تین امور ہلاکت میں ڈالنے والے ہیں بخیلی۔ نفس کی خواہش کا اتباع۔ اور اپنے کو دوسروں سے بڑا سمجھنا۔

آیات قرآنی اور مسلم اخبارات

میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے مسلم اخبارات اپنے اپنے صفحات میں آیات قرآنی لکھتے اور شائع کرتے ہیں۔ اگرچہ مسلمانوں کے لئے قرآن حکیم سے زیادہ کوئی دولت و نعمت نہیں لیکن اسوقت میں کہ جبکہ اخبار ہر ہاتھ میں پہونچتا اور پھر ایک روز کی سے زیادہ وقعت نہیں ہوتی میرے نزدیک مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ آیات بلا ضرورت لکھی جایا کریں۔ بلکہ ایک صورت یہ بہتر معلوم ہوتی ہے کہ جہاں آیت کو بھی اپنے استدلال میں پیش کرنا ہو اکرے اور اسکا ترجمہ ہو اور آیت بحجاب دیا کریں۔ میں نے دیکھا ہے کہ انکا نون میں ایسی بے پرستی ہوتی ہے کہ جسکی انتہا نہیں۔ بوتیں دوغت بنانے میں کہ معاذ اللہ۔ سامان نمک وہ مٹی پلید کرتے ہیں کہ توبہ ہی بھلی ہے۔ ایسی صورت میں آپ ہی انصاف فرمائیں کہ قرآن حکیم یا اسکے کسی جزو کی توہین کرنا ہے۔ پھر بعض حاضرین کی شہرت کے ملحوظ نہ (بطور) اشتہارات چند بیسوں کے معاوضہ میں شائع کرتے ہیں۔ اکثر سپاریوں میں اسکے اوراق دیکھے گئے ہیں۔ یہ چھاپے کی سب کارروائیاں ہیں۔ وہ جو کچھ بھی ہو مسلمانوں کو اسکی ضرورت ہے کہ اپنے معاملات میں بیدار ہوکر کام کریں۔ اور آج سے تمام مسلم اخبارات یہ عہد کریں کہ آیندہ ایسا نہ کرینگے تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی جلد اس سوء ادبی کا خاتمہ ہو جائیگا۔ مجھکو امید ہے کہ مسلم اخبارات میرا یہ نوٹ شائع کرینگے اور کوئی دوسرے کی رائے کا تائید کریگا۔

فرمانروائے بھوپال کے منجھلے صاحبزادے کی علالت

مسلم یونیورسٹی گزٹ علیگڑھ میں ہمکو یہ پڑھکر اطمینان ہو گیا تھا کہ عالیجناب محسن الملک پرنس نواب حاجی حافظ محمد حمید اللہ خانصاحب بہادر سی ایس آئی برگیڈیر جنرل نواب بھوپال اور سرکار عالیہ کے منجھلے صاحبزادہ کا مزاج گرامی اب رو بصحت ہوتا جاتا ہے جسکے باعث سرکار عالیہ مسلم یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کی

ایک ضروری عرض

کئی نمبروں سے اخبار بادامی کاغذ پر چھپ رہا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہاں کاغذ کا اسٹاک امرتسر یا لاہور سے مہیا کیا جاتا ہے۔ جسکے لئے آرڈر گیا ہوا ہے مگر ابھی تک نہیں مال آیا۔ یہ کاغذ جو لگایا جا رہا ہے سپید کاغذ کے مقابلہ میں دام میں مہنگا ہے مگر سپید کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہم یہ معذرت اسلئے پیش کرتے ہیں کہ واقعیت ہمارے ناظرین کرام پر واضح ہو جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ ہمنے عمداً سپید کاغذ چھوڑ کر بادامی کاغذ کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ (منیجر و پروپرائٹر)

صدارت فرمائی تھی لیکن اس ہفتہ جو خبریں میں اور واقعات معلوم ہوئے تو ان سے پتہ چلا کہ سرکار عالیہ علیگڑھ تشریف لا سکیں اور سلسلہ علالت جو [illegible] ہو رہی تھی [illegible] سے دعا میں ہو رہی ہیں۔ [illegible] فروری کو جمعہ کے روز بھوپال کی ہندو و علما نے جمع ہو کر صدا کی۔ جس کی بے چینی اضطراب اور ہمدردی کے اظہار میں ایک جلسہ کیا اور [illegible] صحت کی۔ حضرات اہل اسلام نے جامع مسجد اور شہر کی دوسری مساجد میں جو ہزاروں کو دعائے صحت کا انتظام کیا۔ اور بعد نماز جمعہ خشوع و خضوع سے دعائے صحت کی گئی۔ ہمکو امید ہے کہ مجیب الدعوات ان دعاؤن کو درجہ اجابت پر فائز فرمائیگا۔ سرکار عالیہ اسلامی جماعات کیلئے ایک سچا اسلامی جوش رکھتی ہیں خصوصاً تعلیمی معاملات میں ممدوحہ کو خاص درجہ شغف ہے اسیوجہ سے علیگڑھ [illegible] نواب زادہ صاحب کی علالت سے اضطراب کو ظاہر کرتا ہے۔ حق تعالیٰ مطلق شفا کا مرحمت فرمائے۔

ریاست بھوپال کے حسانات مسلمانوں پر مسلمہ ہیں وہ [illegible] بیان نہیں اسلئے ہمارا یہ کہنا رائیگان نہ جائیگا کہ ہر ہر جگہ مسلمان دعاؤن کے جلسے منعقد کریں اور صحت کی دعائیں کریں۔

عرس مارہرہ شریف

مارہرہ شریف ضلع ایٹہ میں حسب معمول قدیم بتاریخ ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ رجب ۱۳۴۰ھ عرس بہت دھوم سے ہوا حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی و مولانا محمد [illegible] صاحب و مولف نثار احمد صاحب کانپوری کی بہت سی تقریرین ہوئین۔ ۱۱ رجب کو بعد مغرب بزم سخن قائم ہوئی شعرائے مشاہیر نے شرکت فرمائی تمام شب جلسہ مشاعرہ قائم رہا ۱۲ رجب کو ختم پوشی اور ۱۳ کو قل ہو کر بخیر و خوبی عرس شریف ختم ہوا۔

علیگڑھ میں مسلم یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد

علیگڑھ میں مسلم یونیورسٹی کا دوسرا جلسہ دستار بندی یا عطائے اسناد ۱۹ فروری کو دن کے ساڑھے دس بجے منعقد ہوا مہمانوں کے لئے ممتاز جگہ مخصوص تھی۔ سر بدو وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب نے کانووکیشن کے افتتاح کا اعلان

گیا۔ مولوی عبداللہ صاحب انصاری ناظم دینیات نے قرآن شریف کا رکوع تلاوت فرمایا۔ ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب نے بحیثیت پرو وائس چانسلر ایک رپورٹ پڑھی جس میں جماعت طلبہ کی تعداد امسال ترقی کر کے ۳۰۰۰ ہو گئی جس میں ۳۰۰ بورڈر ہیں۔ طلبہ میں تقریباً ۱۱ فی صدی ہندو ہیں۔ اس سال کے امتحان میں ۵۰۰ طلبہ میں سے ۱۴۲ پاس ہوئے۔ انٹرمیڈیٹ میں ۱۱۰ میں سے ۳۴۰ بی اے بی ایس سی میں ۱۴۵ میں سے ۱۲۰ ایم اے ایم ایس سی میں ۲۲ میں سے ۱۸ ایل ایل بی پریویس ۹۵ میں سے ۴۲ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ الہ آباد یونیورسٹی کے امتحانوں میں شریک ہوئے جنکا اوسط کامیابی اور بھی زیادہ رہا یعنی بی اے بی ایس سی میں ۳۸ میں سے ۳۱ اور ایل ایل بی فائنل میں ۴۴ میں سے ۳ [illegible] طالبعلم خواجہ غلام السیدین بی اے کو ولایت کی تعلیم کیلئے سرکاری وظیفہ ملا۔ اسکے بعد آنریبل وائس چانسلر صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بہادر نے ۵۹ کامیاب طلبہ کو ڈگریاں دیں جنکو پرو وائس چانسلر میاں محمد شفیع اور [illegible] پیش کیا۔ مثل سال گزشتہ عطائے سند کا صیغہ عربی زبان ہی میں ادا کیا گیا تھا۔ آنریبل وائس چانسلر صاحب کا ایڈریس [illegible] میں نہایت جامع تھا [illegible] یونیورسٹی کے فوائد [illegible] تفصیل سے [illegible] اخلاقی اور جسمانی طور پر [illegible] تیار رہنا چاہئے تاکہ زندگی کی کشمکش جو مسلمانوں کے سامنے ہے [illegible] دوسرے [illegible] تیار رہیں [illegible] زیادہ ترقی اور علم کا شوق [illegible] ہونا چاہئے سرکار عالیہ ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال اور ہز ایکسیلنسی جنرل محمد عبیداللہ خان بہادر ولیعہد بھوپال کی [illegible] کے باعث تشریف نہ لا سکنے [illegible] افسوس کیا گیا تھا۔

نوابصاحب والی بہاولپور کی تقریب مسند نشینی

اظہار مسرت و شادمانی

ہم اس کے خبر لکھتے ہیں کہ ہز ہائینس نواب سر صادق محمد خان صاحب بہادر عباسی فرمانروائے ریاست بہاولپور کی مسند نشینی کی رسم ۸ مارچ کو ادا کیجائیگی بہاولپور کی رعایا کیا ہندو کیا مسلمان اسکے متعلق خوشیاں منا رہے ہیں اور حضور نواب صاحب بہادر کی خدمت میں مبارکباد و تہنیت کے پیغام بھیج رہے ہیں۔ [illegible]

بہادر موصوف نے ایک جلسہ میں حسب ذیل قرارداد بین منظور کی ہیں [illegible] سنہ ششتی کی [illegible] وسمائی [illegible] جو کہ [illegible] میں نوبت [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] کو کھانا تقسیم کیا [illegible] گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جائے کہ [illegible] [illegible] کے رعایائے بہاولپور کو ممنون فرمایا۔

بہاولپور کی ریاست میں [illegible] کے علاوہ [illegible] مسلمان بھی [illegible] ہیں ۔ چنانچہ [illegible] کے مسلمانوں کا ایک جلسہ [illegible] صاحب منعقد ہوا جس میں [illegible] منظور کی گئی ۔

شعر و سخن

قصیدہ در مدح اعلیحضرت قدر قدرت سکندر شوکت دارا حشمت بندگان عالی آصف جاہ [illegible] الملک [illegible] [illegible] صاحب بہادر [illegible] خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ [illegible]

[illegible] جناب مولوی [illegible] صاحب [illegible] حیدرآباد دکن

[illegible]

بہاولپور سالہا [illegible]

جہان [illegible]

نظم

[illegible] مدح شہزادہ [illegible] عالیجناب معلے القاب [illegible] مہاراجہ [illegible] سر بھوپال سنگھ جی صاحب بہادر جی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای [illegible] [illegible] دام اقبالہ ۔

از نتائج کلک گوہر سلک شاعر شیریں مقال سخنور نازک خیال جناب مرزا محمد [illegible] خانصاحب [illegible] وکیل [illegible] [illegible] دام افضالہ

[illegible]

[illegible] بھوپال سنگھ [illegible]

کہ [illegible] دنیا [illegible] نام بخت و دولت ہو

ریاست کپورتھلہ

نہایت خوشی سے معلوم ہوا کہ [illegible] فروری کو سر [illegible] راجہ صاحب بہادر والی ریاست [illegible] مع جناب [illegible] رانی صاحبہ و مہری [illegible] [illegible] الریاست کپورتھلہ میں تشریف لا کر [illegible] مہاراجہ صاحب بہادر فرمانروائے کپورتھلہ کے مہمان ہوئے [illegible] [illegible] راجہ صاحب [illegible] کی [illegible]

منڈی کی سلامی سر کی گئی۔ اور بہ نمان محل جگت جیت نوس میں قیام فرما ہوئے

۸ فروری کو ہز اکسلنسی سر لیڈر وولکیس ہیلگن صاحب بہادر ایم اے۔ کے سی ایس آئی۔ کے سی آئی ای۔ آئی سی ایس گورنر پنجاب معہ لیڈی ہیلگن صاحبہ وہس ہوے وسٹر کریک و کپتان امیٹ کپورتھلہ تشریف لائے۔ باقاعدہ مراسم استقبال عمل میں آئے۔ ہز کورٹ ہز اکسلنسی جگت جیت محل کی گارڈن پارٹی اور ڈنر میں شریک ہوئے۔ شب میں ہز اکسلنسی کو ڈنر دیا گیا جسمیں ہز اکسلنسی کی پارٹی اور صاحب کمشنر بہادر جالندھر وغیرہ معزز یورپین خواتین و حضرات شریک تھے۔ اس موقع پر سرکینور مہاراجہ صاحب بہادر والی کپورتھلہ نے انگریزی میں ایک تقریر کرتے ہوئے اپنے جلیل القدر مہمان کا جام صحت نوش کیا جانا تجویز کیا۔ اس تقریر کا اردو ترجمہ ہم ذیل میں شائع کرتے ہیں۔ وہو ہذا۔

تقریر ہز ہائینس سرکینور مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ

یور اکسلنسی و لیڈی ہیلگن!

میں چند احساسات کیساتھ اسوقت ہز اکسلنسی سرلوئیس ڈین و اور لیڈی ہیلگن کا جام صحت تجویز کرنے کھڑا ہوتا ہوں مجھے اپنے یہاں دو ذی مرتبت ان حضرات کی مہمانداری کی ایک خاص فرحت حاصل حاصل ہوئی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ اس مہمانداری میں وداع کی رنگ آمیزی پائی جاتی ہے یور اکسلنسی اب اس بڑے منصب گورنری پنجاب سے سبکدوش ہونے والے ہیں جس کو انھوں نے پانچ سال تک بڑی موزونیت کے ساتھ انجام دیا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ یکا عہد گورنری بالکل پھولوں کی سیج نہیں رہا اور اس میں چند وقت طلب حوادث واقع ہوئے ہیں۔ ہم خوب سمجھتے ہیں کہ اُن حوادثات کا کامیابی سے تدارک کرنا اور انھیں زیادہ خطرناک ہونے کا موقع نہ ملنا ہمارے قابل دوست کی دوراندیشی اور قوت تحمل اور قابلیت سیاست دانی سے منسوب کیا جا سکتا ہے جسکو انھوں نے بڑی عقلمندی سے مشکلات کی عقدہ کشائی کیلئے جو انکو اس زمانہ میں پیش آئیں استعمال کیا۔ نئے نظام حکومت کے اجرا سے گو ہمارا سرکاری تعلق دوسری ریاستہائے پنجاب کی طرح منقطع ہو چکا تھا لیکن ہمارا ذاتی و بالواسطہ ان سے یا بین الانتظامی معاملات میں انکی حکومت سے بے لوث محبت کا یگانگت اغراض کے ساتھ قائم رہا ہے۔ اسلئے میں بالاتفاق رؤسائے پنجاب کی طرف سے ہز اکسلنسی گورنر صاحب کی مفارقت پر اظہار افسوس کرتا ہوں اور نیز لیڈی ہیلگن کی علیحدگی پر جو لاہور اور شملہ کے دارالاقامت سرکاری میں اپنے اخلاق و عادات کے ساتھ مسکن رہی۔ آپ دونوں جب اپنے وطن مالوف جائینگے تو

اپنے آئندہ دورہ جات کے حالات کیلئے ہماری طرف سے شکر و اقبال کی ملاقات ... میں لیجا بخشی

خواتین و صاحبان! میں آپ سب سے استدعا کرتا ہوں کہ ہز ایکسلنسی گورنر صاحب و لیڈی ... کا جام صحت پینے میں آپ میرے ساتھ شریک ہوں۔

ہز ایکسلنسی ... مقام ... نے سر ... حضور ... کی تقریر کے جواب میں ایک ... تقریر فرمائی جس میں ہز ایکسلنسی نے سر ... مہاراجہ صاحب بہادر والی کپورتھلہ کے ان ذاتی تعلقات کا جو انہیں حکومت پنجاب اور ... کپورتھلہ سے ہیں نہایت شاندار الفاظ میں ذکر فرمایا۔

۹ فروری کو ہز ایکسلنسی مع اپنی جماعت کے کپورتھلہ سے رخصت فرما کر لاہور ہوئے۔ اور وقت رخصت اپنے میزبان والی شان کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا فرمایا۔

شالامار باغ کپورتھلہ میں بسنت کا میلہ

ہر سال شالامار باغ کپورتھلہ میں ان دنوں بسنت کا میلہ بڑی ... سے ہوا کرتا ہے جس میں اطراف و جوانب سے ہر قسم اور ہر طبقہ کے لوگ آتے ہیں اور ہنرمند اصحاب اپنے ہنر سے تماشائیوں کا دل لبھاتے اور انعام پاتے ہیں۔ اس سال بھی کپورتھلہ میں میلہ بسنت کا خوب ہوا۔ جالندھر، لاہور، امرتسر سے لوگ کثرت سے آئے۔ ۱۰ فروری کو میلہ صبح سے ہی شروع ہوا۔ تمام دن تماشائیوں کے ہجوم سے شالامار جیسے وسیع باغ میں کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ کہیں نقاروں کے ترانے ... کہیں بازیگر اپنا کمال دکھا رہے تھے ... ہوتے نظر آتے تھے۔ غرضیکہ ہر قسم کی تفریح کا عمدہ انتظام تھا۔ سرکاری طور سے ... سرگرم ... سکوٹ ... بھی اپنے کھیل دکھاتی رہی اور ...

شام کے چار بجے حضور پرنور مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ معیت جناب راجہ صاحب بہادر والی منڈی و رانی صاحبہ منڈی میلہ میں تشریف لائے اور کچھ گشت فرمایا ... اور کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور بعد سیر کے محل کو مراجعت فرما ہوئے۔ مہاراجکمار صاحبان اور عالیجناب حضور وزیر اعظم صاحب بہادر و دیگر اہلکاران والا شان بھی میلہ میں رونق افروز تھے۔ شام کو میلہ کامیابی سے ختم ہوا۔

تمغہ ... عالیجناب ... خان بہادر دیوان ... صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی۔ ای۔ وزیر اعظم سرکار کپورتھلہ

... نے سر ... حضور مہاراجہ صاحب بہادر کا حسب ذیل حکم شائع فرمایا ہے کہ سر ... حضور مہاراجہ صاحب بہادر کو ہمیشہ اس امر کا خیال رہتا ہے کہ سرکار والا کی رعایا کے ہر فرقہ و مذہب کے لوگوں کو پوری مذہبی آزادی رہے اور ساتھ ہی وہ باہمی امن و اتحاد سے رہیں۔ چنانچہ سر ... حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی شخص یا کسی فرقہ کے لوگ مذہبی تقریر مثلاً ایڈریس یا جلسہ یا وعظ وغیرہ کرانے کا انتظام کریں۔ تو منتظمان متعلقہ اس امر کے پورے طور پر ذمہ وار ہونگے کہ تقریروں میں دیگر مذاہب یا ان مذاہب کے رہبروں کے متعلق ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔ یا ایسے خیالات کا اظہار نہ کیا جائے جو ان مذاہب کے اشخاص کی دل آزاری کا موجب ہوں۔ اگر کسی طریق پر اس ارشاد عالی کی خلاف ورزی عمل میں آئیگی تو منتظمان و تقریر کنندگان مستوجب سزا کے ہونگے ... حکام مجاز ... تدارک مناسب کرینگے۔

نمائش بچگان کپورتھلہ

کپورتھلہ میں نمائش بچگان بڑی کامیابی سے انجام پائی جیسا کہ ۱۰ سے ۲۵ جنوری تک نمائش میں روزانہ صبح سے شام تک گروہ کے گروہ آنے سے ظاہر تھا۔ نمائش کو سر ... حضور مہاراجہ صاحب بہادر نے کمال طور پر کامیاب بنانے کیواسطے ... پسند دل فرمائی تھی ... خاص اور ... ہر وقت عوام کو لبھانے کیواسطے بجائے ... اور ... کاٹیاں ... بچوں کی سیر و تفریح کے واسطے مہیا کی گئیں ... خاندان ریاست نے جس سرگرمی سے نمائش کی کامیابی میں حصہ لیا وہ قابل ذکر ہے۔ سر ... رانی صاحبہ ... سمیت ہر روز مینا بازار میں بنفس نفیس آتی رہیں۔ اور ان اشیا کی ... فروخت میں جو شاہی خاندان کی جانب سے ... رکھی گئی تھیں برابر حصہ لیتی رہیں۔ حضور ... مہاراجہ صاحب بہادر ... دوسری مہارانی صاحبہ ... اپنے قدوم میمنت لزوم سے نمائش کی رونق بڑھائی اور ... صاحب بہادر و ... مہاراجکمار صاحبان والا شان اپنی روزانہ تشریف آوری سے کارکنان نمائش کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ عوام کو بذریعہ میجک لینٹرن تقریریں سنائی گئیں۔ اہلکاران کپورتھلہ نے بھی اس تقریب میں دل کھول کر حصہ لیا ... [illegible] ... ہو گئی۔ القصہ ... نمائش بچگان نہایت خوش اسلوبی سے انجام پایا۔

سبھا بھون کیلئے مہارانی صاحبہ کپورتھلہ کا فیاضانہ عطیہ

کپورتھلہ سبھا کی تعمیر کا انحصار حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی شاہانہ امداد پر ہے اسکا جتنا شکریہ ادا کیا جائے تھوڑا ہے ناظرین یہ سنکر نہایت خوش ہونگے کہ مہارانی صاحبہ کپورتھلہ نے جو ہمیشہ ملکی و قومی کاموں میں فیاضی اور بلند ہمتی کا اظہار فرماتی ہیں حال میں معدوحہ نے ایک حویلی واقع نزدیک جلوخانہ دربار میں دی ہے جسکی فروخت سے امید ہے کہ ایک معقول رقم وصول ہوگی۔ نیز سنگ مرمر کی دو سیاہ رنگ وزنی گیلیاں عطا فرمائی ہیں جن سے سبھا کی ایک بڑی بھاری ضرورت پوری ہوگی اور فرمایا ہے کہ سبھا بھون میں اُنکے نام نامی پر ایک ہال تعمیر کرایا جائے۔ نیز رانی صاحبہ کنوج و رانی صاحبہ لشہرہ و مہاراجکمار کرمجیت سنگھ صاحب نے گیارہ گیارہ سو روپیہ ایک ایک کمرہ کلاں کیواسطے اور شریمتی بی بی کنسولا صاحبہ نے مبلغ پانصد روپیہ کمرہ خورد کے واسطے ان عنایت فرمائے ہیں سبھا انکا شکریہ ادا کرتی ہے۔

دارالریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور

اعلیحضرت بندگانعالی دام ملکہم کا سفر کپورتھلہ

۱۹ فروری کو شب کے دس بجے بذریعہ اسپیشل ٹرین اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم معہ عالیجناب حضور نواب سید رضا علیخانصاحب بہادر ولیعہد دام اقبالہ و عالیجناب مسٹر اے ڈبلو میکناٹر صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس پولیٹکل ایجنٹ و عالیجناب صاحبزادہ سید جعفر علیخان صاحب بہادر عالیجناب صاحبزادہ محمد سعید عبدالکریم خانصاحب بہادر صاحبزادگان اعلیحضرت بالقابہم و عالیجناب صاحبزادہ محمد عبدالصمد خانصاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای چیف سکریٹری دربار رامپور و عالیجناب صاحبزادہ سید محمود علیخانصاحب بہادر پرائیویٹ سکریٹری و عالیجناب حاجی حافظ محمد ہادی حسن خانصاحب بہادر سکریٹری امور خارجہ وغیرہم و مخدرات عالیات و خدم و حشم تشریف فرمائے ریاست کپورتھلہ (پنجاب) ہوے جہاں ۲۰ فروری کو دن کے ساڑھے دس بجے رونق افروز ہوکر اعلیحضرت بالقابہم ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست کپورتھلہ کے مہمان ہوے۔ نہایت گرمجوشی سے مراسم استقبال و مہمانداری عمل میں آئے۔ اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم نے ۲۱ ۲۲ فروری کو ریاست کپورتھلہ میں قیام فرمایا اور ۲۲ کو شب میں ساڑھے گیارہ بجے پرلطف جلسوں اور ملاقاتوں سے مسرور و منبسط ہوکر عازم دارالریاست ہوے اور ۲۳ فروری یوم شنبہ کو دن کے پونے گیارہ بجے رونق افزائے دارالحکومت ہوے۔ اور یہ سفر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست کپورتھلہ نے جس اعلیٰ پیمانہ پر ہر قسم کے انتظامات مہمانداری کے کئے تھے اونکی تعریف و توصیف سنی گئی دراصل ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر کو ہمارے حضور پرنور سے ایسی ہی دلی محبت ہے۔ کاش ہمارے ہندوستانی والیان ریاست میں ایسی مثالیں بکثرت قائم ہوں۔ دعا ہے کہ یہ اتحاد و وفا تا دیر قائم رہے اور دونوں ریاستیں ہمیشہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہیں۔ آمین۔

صاحبزادہ چندا صاحب دولہا کی وفات حسرت آیات

نہایت افسوس اور غیر معمولی حزن و الم سے یہ حادثہ جانکاہ حوالہ قلم کیا جاتا ہے کہ جناب صاحبزادہ سید ممتاز حسین خانصاحب بہادر ملقب امیر دولہا عرف چندا صاحب خلف صاحبزادہ سید اعجاز حسین خانصاحب بہادر عرف کلن صاحب مرحوم پسر صاحبزادہ سید نیاز حسین خانصاحب بہادر عرف نجن صاحب مغفور کے جو ایک جوان صالح راسخ العقیدہ و خلیق ذہین صاحبزادہ تھے۔ ۱۸ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۷ھ مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۲۹ء یوم یکشنبہ کو دن کے گیارہ بجے امراض مزمنہ میں صاحب فراش رہکر داعی اجل کو لبیک کہا اور جان حضرت جان آفرین کے سپرد کی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ہمارے حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم کے منجھلے داماد تھے جنکی شادی کتخدائی ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء کو جناب محترمہ صاحبزادی شہزادی بیگم صاحبہ دامت عصمتہا کیساتھ ہوئی تھی شہر میں ہر کس و ناکس کو آپکی جوان مرگی پر افسوس ہوا اس حادثہ فاجعہ کا اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم کی ذات شاہانہ پر کس درجہ صدمہ ہوا ہوگا۔ یہ خود ظاہر ہے۔ اعلیحضرت دام ملکہم مخدرات عالیات سوگوار صاحبزادی کی ہمدردی کے لئے اونکی محلسرا کو روانہ ہوئیں۔ عالیجناب حضور نواب ولیعہد صاحب بہادر دام اقبالہ اور تمام خاندان اور اونکی بیگمات عالیات شریک ماتم تھیں۔ دوسری طرف تمام حکام سول اور ملٹری و عمائدین شہر اعلیحضرت بندگانعالی کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے لئے حاضر تھے۔ الغرض قریب پانچ بجے شام کے جنازہ محلسرا سے برآمد ہوا اور نماز جنازہ حامد گیٹ کے مغربی وسیع میدان

[illegible] تا سختی ہیں حافظ شاہ صاحب سے گئے جو حضرت ساتھ پڑھی اور
[illegible] احاطۂ مزار حضرت حافظ شاہ جمال اللہ صاحب کی نقشبندیہ
[illegible] اللہ علیہ میں بعد نماز مغرب دفن عمل میں آیا۔ اور سب دنیا
[illegible] بے ثباتی پر دست تاسف ملتے ہوئے واپس ہوئے
[illegible] ۲۰ فروری کو اس حادثہ میں تمام کچہریات و دفاتر و مدارس
[illegible] کچہریات میں ماتمی تعطیل رہی۔ بہ حیثیت ایک ہی خواہ و جان نثار
[illegible] و دیگر دبدبۂ سکندری اعلیحضرت بندگانحضور پر نور دام اقبالہم
[illegible] اور عالیجناب حضور نواب ولیعہد صاحب بہادر کے حضور میں
[illegible] کی تعزیت پیش کرتے ہوئے اس ناقابل تلافی صدمہ
[illegible] اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ غفور الرحیم مرحوم کی مغفرت
[illegible] اور متعلقین مرحوم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ صاحبزادہ
[illegible] شریف علی صاحب سکنہ محلہ [illegible] جو نہایت
[illegible] کے کر سکتا [illegible] اور جناب مولوی منشی حکیم سید محمد بیتی علی
صاحب [illegible] کا [illegible] جناب صاحب [illegible]
[illegible] نے نشانہ کرد ہیں چند اشعار نوحہ و فراق
[illegible] کئے جو حسب ذیل ہیں

[illegible] آج کیسا [illegible]	بعث ایک صدمہ بہ اعتقادی میں ہوا
[illegible] ہوا و رب گیا [illegible]	باعث رنج دل آزردہ و خوش ہوا
[illegible] احباب [illegible]	چشم تر دیدہ و جیتوب بجز ریش ہوا
[illegible] ہوا [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] بھی غم و [illegible] ہوا

داخل خلد ہوئے آج جو چندا صاحب
بے ثباتی جہان سے مجھے غم پیش ہوا

چندر گرہن ۲۰ فروری یوم چہارشنبہ کو شب کے ساڑھے [illegible] بجے کامل طور سے گہن ہو گیا تھا اور ساڑھے گیارہ بجے [illegible] ہو گیا تھا۔ [illegible] خوش عقیدہ ہندو صاحبان اتنی دیر یوجہ پاٹھ [illegible] خیرات میں مشغول رہے۔ صبح ۲۱ فروری کو ریاست میں [illegible] عام تعطیل رہی۔

[illegible] مطلع العلوم کا سالانہ جلسہ ۲۱ و ۲۲ فروری کو اسکی [illegible] نو تعمیر عمارت میں منعقد ہوا۔ اول تاریخ میں [illegible] جلسہ ختم الاحادیث ہوا جسمیں طلباء مدرسہ اور [illegible] کے علاوہ دوست حضرات کا کافی مجمع تھا۔ اختتام جلسہ [illegible] تقسیم کی گئی۔ دوسرے روز صبح کے [illegible] بجے [illegible] فارغ التحصیل طلبا کی دستار بندی ہوئی

اس موقع پر بھی شہر کے حضرات علما اور امرا وغیرہ شریک تھے جنہوں نے اس دینی کام دانی کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا۔ جناب مولانا مولوی منشی خلیل اللہ صاحب مہتمم مدرسہ نے جو سالہا سال سے اس مدرسہ کو کامیاب بنانے میں انہماک کی ہیں انکا شکریہ ہم سب مسلمانوں سے کیطرح ادا نہیں ہوسکتا دعا ہے کہ مولے عزوجل اس مدرسہ کے فیوض دینی کو تا دیر جاری رکھے اور اسکا وجود تشنگان علوم کو ہمیشہ ہمیشہ سیراب کرتا رہے۔ آمین۔

موسم رنگ بدل رہا ہے۔ سردی کا وہ روپ نہ رہا۔ دن میں آفتاب کی روشنی بھی بدلی معلوم ہوتی ہے تاہم خنکی سے ابھی ساتھ نہیں چھوڑا ہے۔ کل پرسوں آسمان برابر بھی رہا۔ باقی خیریت ہے۔

ریاست بھرتپور

دیگر دیسی ریاستوں کی مانند بھرتپور ریاست میں بھی امپریل سروس رجمنٹ ہے جسکا نام مہاراج پلٹن ہے پچھلی جنگ یورپ میں اس پلٹن نے بہت بہادری کے کام سرانجام دیئے تھے۔ اس پلٹن کی بہادری کی وجہ سے مہاراجہ صاحب بھی بہت مشہور ہو گئے تھے۔ اس پلٹن کو بہت کم تنخواہ ملتی تھی۔ تنخواہ بڑھانے کے لئے کئی بار درخواست کی گئی لیکن سرکار کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا۔ لاچار ہو کر پلٹن کے ۹۰۰ جوانوں نے ستیاگرہ کی ہڑتال کر دی اور گولی بارود پر قبضہ کر لیا۔ یہانتک کہ جب وہ سپاہی بھرتپور میں آئے تو پلٹن نے گارڈ آف آنر بھی انکے استقبال کے لئے نہیں بھیجا۔ حالت نازک ہو جانے پر مہاراجہ خود پلٹن کے پاس گئے اور تمام سپاہیوں کو یقین دلایا کہ وہ انصاف کرینگے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ پلٹن کے سپاہی اس کمیٹی سے بھی راضی نہیں ہیں۔

بسنت پنچمی کے روز شکار کے بہانہ سے تمام پلٹن یا [illegible] کو بھیج دی گئی اور پیچھے سے سرکاری حکام نے تمام گولی بارود اور انکے فوجی نشانات پر قبضہ کر لیا۔

مہاراجہ صاحب گول باغ کو چھوڑ کر خود قلعہ میں آگئے ہیں اور گول باغ میں توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ جہاں جہاں پلٹن کے گارڈ تھے ان سے ہتھیار چھین لئے گئے ہیں۔ اس سے عام پبلک میں بڑی گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہے۔ آج شکار سے پلٹن کے واپس آنے کی امید ہے۔ حالت نازک ہے دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

خلاصہ خبرین

افغانستان کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان بہت سے اطالوی اور جرمنی افسر بلوائے گئے ہین تاکہ افغانی فوج کو تعلیم دین مگر معلوم ہوا ہے کہ افغانی کسی معلم سے فن جنگ کی تعلیم حاصل کرنا پسند نہین کرتے۔ کیونکہ وہ ان معلمین کی تعلیم سے اپنے تئین بالاتر سمجھتے ہین۔

مہاراجہ میسور نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ ہندو دیگر مساجد کے روبرو باجہ بجانے کی ممانعت ہے۔

نبوت کے دو نئے دعویدار پیدا ہوئے ہین۔

(۱) موضع معراجکے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مین ایک شخص مسمی نبی بخش الملقب بہ یوسف نبی اللہ مسعود نے دعوی کیا ہے کہ وہ آخری نبی ہے جنکی بشارت مسلمانون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل چکی ہے اور خدائے بزرگ و برتر نے نبوت کا تاج اسکے سر پر رکھا ہے اور وہ تمام عالم کو چاہ ضلالت سے نکالنے کے لئے خداوند کریم کی طرف سے مامور ہوا ہے۔

(۲) کوئی پرشوتم دیومت دھاری ہین جو اپنے نام کیساتھ مامور من اللہ لکھتے ہین انکا بھی یہی دعوے ہے کہ انھین خداوند کریم کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ ہندوستان کی آب و ہوا کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ اسکی بدولت نت نئے گل کھلتے رہتے ہین۔ ہم حیران ہین کہ مدعیان نبوت نے فقط نبوت ہی پر کیون اکتفا کیا اور انھون نے اپنا درجہ نبوت سے ترقی کرکے درجہ خدائی کیون نہ حاصل کیا کیونکہ بقول کسے علم ہندوستان مین خدائی بہ نسبت نبوت کے بہت جلد حاصل ہوسکتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان مین بہت کم نبی ہوئے۔

انجمن ہلال احمر ترکی کا ایک وفد جسمین محمود شیخ آفندی کمال عمر بے آفندی۔ حاجی بدری بے آفندی۔ اور سید توفیق بے علی حسین ہین۔ ۱۹ فروری کو دہلی مین وارد ہوا مسلمانون کی ایک کثیر جماعت نے بسرکردگی حکیم محمد اجمل خانصاحب مسیح الملک اور جناب مولانا ابو الکلام صاحب آزاد اور ڈاکٹر انصاری صاحب اس وفد کا استقبال کیا۔

افسوس ہے کہ حافظ حاجی نبی خانصاحب مولوی عبد اللہ احمد نے ۔ ۱۳ فروری کی صبح کو دفعتاً فالج کے حملہ سے قضا اجل ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بنارس مین ان جاتریون کے آرام و آسائش کیلئے کافی انتظام کیا گیا تھا جو چندر گرہن کے اشنان کے لئے چارون طرف سے آئے تھے۔ ریلوے اسٹیشنون کی طرف سے اسٹیشنون پر والنٹیر تعینات کردیئے گئے تھے اور گماشتون نے بھی کافی انتظام کیا گیا تھا جاتریون کو اشیائے خوردنی اور دیگر ضروری چیزین ارزان نرخ پر فراہم کی گئی تھین۔ بنارس ہندو یونیورسٹی اور بنگالی سیوا سنگھ نے بھی جاتریون کو امداد دی۔

ریاست بستر سے ایک ٹیلیگرام اخبارات کو دیا گیا ہے کہ نوجوان رانی صاحبہ بستر کی شادی کے متعلق جو کارروائی سرکاری افسران نے غیر منصفانہ اختیار کی ہے اُس سے عام طور پر باشندگان ریاست مین بےچینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور ناراضگی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ریاست گورنمنٹ کے زیر انتظام ہے اور پولیٹیکل ایجنٹ متعلقین کے ذریعہ سے رانی صاحبہ کی شادی اڑیسہ مین کر رہے ہین۔ گذشتہ دو شنبہ کو منگنی کی رسم بھی ادا کی گئی یہ رسم رانی صاحبہ کی ماں نے نہین ادا کی بلکہ ریاست کے منتظم نے بغیر کسی شان و شوکت کے معمولی طور پر ادا کی۔ چونکہ یہ شادی کا معاملہ مذہبی اور خانگی ہے اسلئے منتظم ریاست کی اس کارروائی پر لوگ معترض ہین کبھی خاندان بستر کی ایک لڑکی کی شادی اڑیسہ مین نہین ہوئی۔ اور مہاراجہ رودر پرتاب دیو سنگھ (رانی صاحبہ کے باپ) اپنی زندگی مین یہی کہتے رہے کہ مین اپنی لڑکی کی شادی راجپوتانہ یا مالک متحدہ کے کسی عالی خاندان کے یہان کرونگا۔ خاندان بستر ایک عالی خاندان ہے اور اس خاندان کو فخر ہے کہ وہ راجپوتانہ کے مشہور خاندان کی لڑکی سے شادی کرکے لایا۔ اب اس خاندان کی تمام بزرگی کی قربانی اڑیسہ مین شادی ہونے سے کیجارہی ہے۔

مدراس کی خبر مظہر ہے کہ ہز اکسلنسی ویسرائے عنقریب آئینی مسائل پر غور کرنے کے لئے رائل کمیشن کی تقرری کا اعلان کرنیوالے ہین۔

الہ آباد۔ ۱۰ فروری۔ ۱۲ اشخاص جو ہنگامۂ سہارنپور کے سلسلہ مین قتل اور لوٹ کے الزام مین ماخوذ تھے اور جن مین تین کی سزائے موت کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ انھون نے الہ آباد ہائیکورٹ مین اپیل کیا تھا مسٹر جسٹس دانش اور مسٹر جسٹس ورز نے محمد امیر کو رہا کردیا اور نذیر اور چندل کی سزائے موت کا فیصلہ بحال رکھا انکے علاوہ دو اور کو چھوڑ دیا گیا۔ باقیون کی جلاوطنی اور حبس دوام کی سزا بحال رکھی گئی۔

گیا کے ہندوؤن مین خوفناک فساد ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسبہ کے پیلا آدمین گوہیون کی دو جماعتون کے درمیان چند یاتریون کے بارے مین فساد ہوگیا جسمین طرفین کے آدمی شدید طور پر مجروح ہوئے

اسلام کی حقیقی خدمت

عموماً مرضیہ اور علوم اسلامیہ کی ابتدا جس کس مپرسی کی حالت میں ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ مذہبی تعلیمات جو ہی انسان کو کامل بنانے میں ایک خاص اثر رکھتی ہیں ہماری نادانی سے روز بروز کم ہوتی جاتی ہیں۔ دوسری قومیں ان سے بہت کچھ فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اسلام کے سچے اصول و قوانین جنپر ہماری ترقیوں کا دار و مدار ہے ہماری ہی بے پروائی اور غفلت سے نذر فانی انسان ہو رہی ہیں۔ اگر ہم اپنے علوم کے جیش بہا اور گرانقدر ذخیرہ کو جو ترقیوں کا سرچشمہ ہے نہ کھو بیٹھتے تو آج ہم بھی میدان ترقی میں کسی سے پیچھے نہ رہتے۔ اور نہ دوسروں کے علوم و اخلاق کے محتاج ہوتے۔ اس نے بہت بڑی کمزوری کا احساس کرکے ہم نے اسلامی مذہبی تالیفات کا سلسلہ شروع کر دیا ہے تاکہ مذہبی تعلیمات اور اسلام کے سچے اصول کی عام طور سے اشاعت ہو جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ اعلیٰحضرت ہز ہائینس جناب نواب صاحب بہادر رامپور دام اقبالہ و ملکہ نے محض اسلامی جوش اور خلوص ہمدردی سے اپنی شاہانہ سرپرستی میں ایسے مفید اسلامی کام کا انجام پانا منظور فرمایا ہے اور بالفعل دو سلسلے جاری کئے گئے ہیں۔

(۱) **کتب احادیث کا اردو ترجمہ۔** احادیث میں سب سے مقدم سب سے جامع اور مکمل کتاب کافی ہے جیسے اسی سے ترجمہ کی قول شافی نام رکھکر ابتدا کی گئی ہے۔ ترجمے کیساتھ کافی کی احادیث بھی لکھی گئی ہیں۔ ترجمہ لفظی نہیں ہے بلکہ بامحاورہ ہے۔ اور حدیث کے مشکل فقروں کی وضاحت کے ساتھ باہم احادیث میں جہاں تعارض کا توہم یا کوئی شبہ اور اعتراض پیدا ہوتا ہے وہ بھی واضح اور آسان عبارت میں حل کیا گیا ہے۔ چونکہ کتاب کی ضخامت زیادہ ہے اسلئے متعدد حصوں میں شائع ہوگی جلد دوم کا پہلا حصہ طبع ہو گیا ہے جسکی قیمت ان تمام خوبیوں کے ساتھ صرف تین روپیہ بارہ آنہ (عہ) علاوہ محصولڈاک ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد اول کے حصے اور جلد دوم کے بقیہ حصے بھی عنقریب طبع ہو کر تشنگان علوم کو سیراب کرسکینگے۔ کافی کا ترجمہ مکمل ہو جانے پر دیگر کتب احادیث کا ترجمہ ہوگا۔

(۲) **جامع عباسی۔** یہ کتاب اعلیٰحضرت کے اسم مبارک سے موسوم کرکے تالیف ہوئی ہے۔ اسکی جامعیت کا پتہ اسکے نام ہی سے چل سکتا ہے۔ اسمیں اسلام کے سچے اصول کو نہایت وضاحت اور فلسفیانہ منطقی استدلال کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کے احکام اور سچے تمدن و اخلاق وغیرہ کا اسمیں تفصیلی تذکرہ ہے۔ اسلام کے کل ضروری مسائل خواہ وہ اصول سے متعلق ہوں یا فروع سے اسمیں موجود ہیں۔ ہمارے خیال میں اس کتاب کے مکمل طبع ہو جانے پر ضروریات مذہب معلوم کرنے کے لئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہ ہوگی۔ جامع عباسی تشنگان احکام الٰہیہ کو سیراب کرنے کیلئے تنہا کافی ہے چونکہ جامع عباسی بھی ہزاروں مضمون پر مشتمل ہوگی اسلئے یہ بھی متعدد حصوں میں شائع ہوسکیگی۔ اسکی جلد اول کا پہلا حصہ التوحید طبع ہو چکا ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک تین روپیہ بارہ آنہ (عہ) ہے اسکے بقیہ حصے بھی انشاء اللہ جلد طبع ہو کر تشنگان علوم تک پہنچینگے۔ ان کتابوں کو ضرور پڑھئے اور احباب کو بھی دکھائیے اور جسقدر نسخے مطلوب ہوں درخواست مہتمم صاحب کتب خانہ ریاست رامپور کی خدمت میں ارسال فرمائیے۔

ذوالفقار حسین مہتمم تالیفات ریاست رامپور

مطبع حسنی ریاست رامپور مین حسب الارشاد مولوی محمد حسن خان صاحب
مرحوم مغفور باہتمام سید محمد فضل حسن صابری اڈیٹر و منیجر و پرنٹر کے چھپا اور مشتہر ہوا